فون نمبر ۴۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۰۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

یوم:- جمعرات

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۹ / ۲۴ | ۲۵ جمادی الاول ۱۳۹۰ھ - ۳۰ وفا ۱۳۴۹ش - ۳۰ جولائی ۱۹۷۰ء | نمبر ۱۷۲

اخبارِ احمدیہ

• ربوہ ۲۹ وفا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تاحال ایبٹ آباد میں تشریف فرما ہیں۔ حضور کی صحت کے متعلق جو آخری اطلاع موصول ہوئی اس کے مطابق حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔

حضور کی حرمِ محترمہ حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا کی طبیعت بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ۔

احباب حضور ایدہ اللہ اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی صحت و عافیت کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں۔

• حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی بھی ایبٹ آباد میں قیام فرما ہیں ان کی طبیعت اکثر ناساز رہتی ہے۔ ضعف کے دَورے ہوتے رہتے ہیں۔

احباب جماعت حضرت ممدوحہ کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے بھی التزام کے ساتھ دعا فرمائیں۔

• محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ بھی ایک عرصہ سے بیمار چلے آتے ہیں۔ احباب ان کی کامل صحت کے لئے بھی دعائیں جاری رکھیں تاکہ وہ پھر پہلے کی طرح دینی خدمات میں بھرپور حصہ لے سکیں۔ آمین۔

• مکرم مرزا فیض محمد صاحب زعیم انصار اللہ نارووال ضلع سیالکوٹ پیشاب کی بندش کی وجہ سے بہت بیمار ہیں۔

احباب دعا فرمائیں کہ مولا کریم انہیں شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

آمین اللّٰھم آمین

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

اصلاحِ نفس کیلئے صادقوں کی صُحبت ضروری ہے

سخت بدنصیب ہے وہ شخص جو صُحبت سے دُور رہے

"اس سے کبھی بے خبر نہیں رہنا چاہیئے کہ صُحبت میں بہت بڑی تاثیر ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اصلاحِ نفس کے لئے کونوا مع الصّادقین کا حکم دیا ہے۔۔۔ جب انسان ایک راستباز اور صادق کے پاس بیٹھتا ہے تو صدق اس میں کام کرتا ہے۔ لیکن جو راستبازی کی صُحبت کو چھوڑ کر بدوں اور شریروں کی صُحبت کو اختیار کرتا ہے تو اس میں بدی اثر کرتی جاتی ہے۔ اسی لئے احادیث اور قرآنِ شریف میں صُحبتِ بَد سے پرہیز کرنے کی تاکید اور تہدید پائی جاتی ہے اور لکھا ہے کہ جہاں اللہ اور اس کے رسول صلے اللہ علیہ وسلم کی اہانت ہوتی ہو اس مجلس سے فی الفور اُٹھ جاؤ ورنہ جو اہانت سُنکر نہیں اُٹھتا اس کا شمار بھی ان میں ہی ہوگا۔

صادقوں اور راست بازوں کے پاس رہنے والا بھی ان میں شریک ہوتا ہے۔ اس لئے کس قدر ضرورت ہے اِس امر کی کہ انسان کونوا مع الصادقین کے پاک ارشاد پر عمل کرے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ اللہ تعالےٰ ملائکہ کو دُنیا میں بھیجتا ہے وہ پاک لوگوں کی مجلس میں آتے ہیں اور جب واپس جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان سے پوچھتا ہے کہ تم نے کیا دیکھا وہ کہتے ہیں کہ ہم نے ایک مجلس دیکھی ہے جس میں لوگ تیرا ذکر کر رہے تھے مگر ایک شخص ان میں سے نہیں تھا تو اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ نہیں وہ بھی ان ہی میں سے ہے کیونکہ انھم قوم لا یشقٰی جلیسھم اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ صادقوں کی صُحبت سے کس قدر فائدے ہیں۔ سخت بدنصیب ہے وہ شخص جو صُحبت سے دُور رہے۔"

(الحکم ۱۷ جنوری ۱۹۰۴ء)

مجلس ارشاد مرکزیہ کا آئندہ اجلاس

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ الودود کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ مجلس ارشاد مرکزیہ کا اجلاس مورخہ یکم ظہور (اگست) بروز ہفتہ بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں منعقد ہوگا، انشاء اللہ العزیز۔

اِس اجلاس میں تین مضامین (۱) اقتصادی مشکلات اور ان کا حل (۲) اناجیل کی تاریخی حیثیت (۳) اعجازِ قرآن پر علی الترتیب مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ، مکرم مولوی نور محمد صاحب نسیم سیفی اور مکرم جناب مرزا عبدالحق صاحب امیر صوبائی سرگودھا اپنے تحقیقی مقالہ جات پیش فرمائیں گے۔

بیرونی سولہ جماعتیں کراچی، ملتان، ساہیوال، لاہور، سیالکوٹ، راولپنڈی، پشاور، ڈھاکہ، سرگودھا، لائل پور، کوئٹہ، گجرات، گوجرانوالہ، حیدر آباد، چٹاگانگ، برہمن بڑیہ کے امراء کرام بھی انہی مقررہ مضامین پر اجلاس منعقد کر کے رپورٹیں ارسال فرماویں۔

ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد

(تعلیم القرآن)

مسعود احمد بشیر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

خطبہ جمعہ

یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ مغربی افریقہ میں کام کرنیوالے ہمارے اکثر مبلّغین کو مقامِ نعیم حاصل ہے

لیکن بعض افسوسناک مثالیں بھی نظر آئیں گو وہ بالکل استثنائی ہیں لیکن ایک زندہ جماعت کو انہیں برداشت نہیں کرنا چاہئیے

مَیں بہت دعاؤں کے بعد اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ ہمیں اب اپنے مبلّغین کا پُرانا نظام بدل دینا چاہیئے

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نئی تدابیر کے بہترین نتائج پیدا فرمائے اور جلد افریقن اقوام اسلام کی آغوش میں آجائیں

از سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۱۹۔ احسان ۱۳۴۹ہش مطابق ۱۹ جون ۱۹۷۰ء۔ بمقام مسجد مبارک ربوہ

(مرتّبہ:۔ مکرم مولوی عبد المنان صاحب شاہد)

تشہد، تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے قرآن مجید کی یہ آیات پڑھیں:۔

اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِیْ نَعِیْمٍ ۝ عَلَی الْاَرَآئِکِ یَنْظُرُوْنَ ۝ تَعْرِفُ فِیْ وُجُوْھِھِمْ نَضْرَۃَ النَّعِیْمِ ۝ یُسْقَوْنَ مِنْ رَّحِیْقٍ مَّخْتُوْمٍ ۝ خِتٰمُہٗ مِسْکٌ وَفِیْ ذٰلِکَ فَلْیَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُوْنَ ۝ وَمِزَاجُہٗ مِنْ تَسْنِیْمٍ ۝ عَیْنًا یَّشْرَبُ بِھَا الْمُقَرَّبُوْنَ ۝

(سورۃ مطففین آیت ۲۳ تا ۲۹)

اور پھر فرمایا:۔

ان آیات میں

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے

کہ وہ لوگ جو نیکیوں میں آگے بڑھ جاتے اور سبقت لے جاتے ہیں انہیں مقامِ نعیم میں رکھا جاتا ہے۔ ان کا مقام وہ مقام ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہر وقت نعمتوں کا نزول ان پر ہوتا رہتا ہے اور اس مقامِ نعیم کی وجہ سے اور اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں سے وہ وافر حصّہ پاتے ہیں۔ ان کے چہروں پر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی شادابی دُنیا دیکھتی ہے۔ محبّتِ الٰہی میں ہر وقت وہ مست رہتے ہیں۔ اور یہ محبّتِ الٰہی ان کے رگ و ریشہ میں کچھ اس طرح سرایت کر جاتی ہے کہ ان کے وجود مُشک کی طرح مہک اُٹھتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی محبت کی خوشبو لوگ بھی ان کے وجود سے سُونگھتے ہیں۔ فرمایا کہ یہ وہ مقام ہے کہ ایک خواہش کرنے والے، ایک آرزو کرنے والے کو چاہیئے کہ اس مقام کی خواہش کرے۔ اس سے نیچے کی خواہش تو کوئی خواہش نہیں۔ انسان کو اس مقام کے لئے پیدا کیا گیا ہے اور یہی آرزو ہونی چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے

مقامِ نعیم

عطا کرے۔ اور یہ وہ مقام ہے کہ حقیقی عزّت اور حقیقی شان انسان کی اسی مقام میں ہے۔ ایک دُنیادار انسان کو ساری دُنیا کی بادشاہتیں بھی حقیقی عزّت عطا نہیں کر سکتیں۔ اگر ساری دُنیا کی بادشاہتیں اکٹھی ہو کر یہ فیصلہ کریں کہ فلاں شخص دُنیا میں معزز ترین انسان ہے اور اسی کے مطابق (ظاہری طور پر) اس سے سلوک کریں۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں اس کے لئے پیار نہ ہو بلکہ غضب کی جھلکیاں نظر آ رہی ہوں تو نہ کوئی عزّت ہے اس شخص کی نہ کوئی شان ہے اس شخص کی۔ یہ مقامِ نعیم کی شان اور عزّت اور احترام ہے کہ اللہ کہتا ہے کہ اس کے لئے مَیں نے تمہیں پیدا کیا اور اس کے حصول کی تمہیں کوشش کرنی چاہیئے۔

افریقہ کے دَورہ میں

واقفین مبشرین کے حالات مَیں نے دیکھے۔ ان سے ملا۔ جو عزّت اللہ تعالیٰ نے ان کی اس مقامِ نعیم کی وجہ سے قائم کی ہے وہ میرے مشاہدہ میں آئی۔ لیکن کچھ وہ بھی تھے کہ جو مقامِ نعیم کو حاصل نہیں کر سکے تھے ان کو بھی مَیں نے دیکھا اور ان کی زندگیوں کا مطالعہ کیا اور ان کے کاموں پر تنقیدی نگاہ ڈالی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان چھ ممالک کے تمام مبشر انچارج جو ہیں وہ ظاہری طور پر جو مجھے نظر آیا (دلوں کا حال تو اللہ تعالیٰ جانتا ہے اور مستقبل اور غیب کی خبر

صرف اسی کو ہے لیکن جو مَیں نے محسوس کیا) اور جو مَیں نے مشاہدہ کیا وہ یہ تھا کہ اللہ تعالیٰ کا ان پر بڑا فضل ہے۔ مَیں سمجھتا ہوں کہ وہ بھی اس مقامِ نعیم میں رہنے والے ہیں۔ بے نفس، اللہ کی محبت میں مست، اس کی مخلوق کی خدمت کرنے والے اور اللہ تعالیٰ کے حکم سے اِس دُنیا میں بھی عزّت کو پانے والے ہیں۔ نائیجیریا میں فضل الٰہی صاحب انوری ہیں۔ غانا میں کلیم صاحب ہیں۔ آئیوری کوسٹ میں قریشی (محمد افضل) صاحب ہیں جن کو پنجابی میں "بلیا مبشر" بھی کہا جا سکتا ہے۔ بہت سادہ اور پیاری ان کی طبیعت ہے۔ بڑی پیار کرنے والی اور آرام سے سمجھانے والی اور اپنے آرام کو اور اپنی بہت سی ضرورتوں کو دوسروں کے لئے قربان کر دینے والی ہے طبیعت ان کی۔ لائبیریا میں نئے مبلّغ گئے ہیں امین اللہ سالک۔ ابھی ان کے متعلق پوری طرح تو کوئی فیصلہ نہیں کیا جا سکتا لیکن اِس وقت تک جو کام انہوں نے کیا اس سے یہی پتہ لگا۔ وہاں کے پریذیڈنٹ ٹب مین بھی ان کو بڑی عزّت اور احترام کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ سیرالیون میں ہمارے صدیق صاحب ہیں گیمبیا میں مولوی محمد شریف صاحب ہیں۔

مَیں نے محسوس کیا

کہ ان سب کو اللہ تعالیٰ نے مقامِ نعیم عطا کیا ہے۔ اور جس طرح اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں مَیں نے ان کے لئے عزّت کا مقام دیکھا اسی طرح دُنیا کی نگاہ میں بھی اللہ تعالیٰ نے ان کو ایک عزّت اور احترام کا مقام عطا کیا ہے۔ ہمارے سفراء ان کی تعریف کرتے تھکتے نہیں۔ دوسرے ملکوں کے سفراء ان سے بڑے پیار سے ملتے ہیں اور پیار کے تعلقات ان کے ساتھ قائم ہیں۔ حکومت ان سے راضی ہے عوام ان پر خوش ہیں۔ غرض ہر لحاظ سے ان کے چہروں پر اللہ تعالیٰ کی نعمت کی شادابی ہمیں نظر آتی ہے اور ہماری جماعت کو ان کے لئے بہت دعائیں کرنی چاہئیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ انہیں ابرار ہی میں رکھے اور ہمیشہ اپنی نعمتوں کا وارث انہیں بناتا رہے۔ وہ ابرار کے گروہ میں ہی اس دُنیا سے رخصت ہوں اور ابرار کے گروہ میں ہی اُس دُنیا میں وہ اُٹھائے جائیں۔

لیکن

بعض نہایت افسوسناک مثالیں

بھی نظر آئیں۔ ایک دو نئے ناتجربہ کار مبلّغ گئے ہوئے ہیں (ہم مختلف مقامات پر جاتے تھے تو وہاں کے مقامی لوگ بھی ہمارے ساتھ ہوتے تھے) ایک سفر میں ملک کی ساری جماعت کے پریذیڈنٹ اور ایک نوجوان مبلّغ ایک ہی کار میں بیٹھے ہوئے تھے۔ ہمارے قافلے کے بھی ایک دوست اسی کار میں تھے۔ انہوں نے بتایا کہ اتنی بدتمیزی سے ہمارے مبلّغ نے اس بوڑھے مومن فدائی سے بات کی کہ مَیں بڑا پریشان ہوا لیکن انہوں نے اس مبلّغ کو کہا کہ دیکھو! مَیں پرانا احمدی ہوں، احمدیت میرے رگ و ریشہ میں رچی ہوئی ہے تمہاری اس بے ہودہ بات کا مجھ پر کوئی اثر نہیں۔ نہ ہو سکتا ہے۔ لیکن مَیں تمہیں یہ بتاتا ہوں کہ اگر تم نے نوجوانوں کے سامنے اِس قسم کی بات کی تو تم اس بات کے ذمّہ دار ہو گے کہ تم انہیں احمدیت سے دُور لے گئے ہو۔ ایک اور کے متعلق پتہ لگا کہ ہمارے ایک سکول کے معائنہ کے لئے اس ملک کے محکمہ تعلیم کا انسپکٹر، ہمارا افریقن بھائی آیا تو ہمارے مبلّغ صاحب کہنے لگے کہ اس کے ساتھ میرا بیٹھنا میری ہتک اور بے عزّتی ہے۔ مَیں اس کے ساتھ نہیں بیٹھ سکتا۔

نتیجہ یہ ہُوا

کہ اس نے رپورٹ کی کہ یہ سکول احمدیوں سے چھین لیا جائے اور اس پر قبضہ کر لیا جائے۔ پھر ہمارے مبلّغ انچارج ان کے پاس گئے اور ان سے پیار کی باتیں کر کے سمجھایا اور معاملہ کو رفع دفع کیا۔ اس مبلّغ کو مَیں نے کہا کہ جماعتِ احمدیہ نے تمہیں یہاں فرعون بنا کر نہیں بھجوایا ایک خادم بنا کر بھجوایا ہے۔ اگر تم خدمت نہیں کر سکتے تو واپس چلے جاؤ۔ لیکن یہ استثناء ہیں گو تکلیف دہ استثناء ہیں اور فکر پیدا کرنے والے استثناء ہیں۔ چنانچہ مَیں نے دعا کی اور مَیں نے بہت استغفار کیا کیونکہ آخری ذمّہ داری بہرحال خلیفۂ وقت پر آتی ہے کہ اس قسم کے مبلّغوں کو مَیں نے وہاں بھجوایا جو خود تربیت کے محتاج تھے۔ پھر دعاؤں کے بعد اور بہت استغفار کے بعد مَیں اِس نتیجہ پر پہنچا کہ

ہمیں اپنا نظام بدلنا چاہیئے

اِس وقت جامعہ احمدیہ سے جو نوجوان شاہد فارغ ہوتے ہیں سارے کے سارے تربیت یافتہ نہیں ہوتے۔ ایک تو جامعہ احمدیہ کو سدھارنے کی طرف توجہ کرنی چاہیئے۔ ان میں سے بعض وقف کو چھوڑ کر بھاگ جاتے ہیں اور اِس وجہ سے ان کو اخراج از جماعت بھی کرنا پڑتا ہے۔ بعض ایسے بھی ہیں جو باہر کام کرتے رہے اور ان کو جماعت سے خارج کرنا پڑا کیونکہ ان کی کوئی تربیت نہیں تھی۔ اخراج کے بعد جن کے اندر نیکی اور سعادت ہوتی ہے وہ توبہ کی طرف مائل ہوتے ہیں اور استغفار کے ذریعہ اللہ تعالیٰ سے معافی مانگتے ہیں۔ بہتوں کو اللہ تعالیٰ معاف کر دیتا ہے۔ بعض ایسے بھی ہیں جو ٹوٹ جاتے ہیں۔ لیکن یاد رکھو کہ خدا تعالیٰ کو ایک انسان کیا سارے انسان بھی اس سے پھر جائیں تو کیا پرواہ ہے۔ وہ سب انسانوں کو ہلاک کر کے ان کی جگہ ایک مخلص اور جاں نثار جماعت پیدا کرتا ہے۔ قرآنِ عظیم یہی اعلان کرتا ہے کہ لہ الملک ولہ القوّۃ والعزّۃ۔ کوئی چیز اس کے لئے غیر ممکن نہیں اور عملاً بھی دُنیا میں یہ نظارے اللہ تعالیٰ کے قہر کے انسانوں نے دیکھے ہیں پس جامعہ احمدیہ میں کتابی تدریس کے علاوہ محبتِ الٰہی کی طرف بہت توجہ دینی چاہیئے۔

جن کو مَیں نے مقامِ نعیم پر اپنے مشاہدہ کے لحاظ سے پایا یہ وہ لوگ تھے جنہوں نے اپنے نفس کو کلیتاً اپنے رب کے لئے قربان کر دیا تھا اور وہ اپنی عاجزی کا ہر وقت اقرار کرتے رہتے ہیں اور وہ جانتے ہیں کہ

ہر عزّت اور ہر طاقت

اور ہر اثر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملتا ہے۔ جس طرح سپین کے ہمارے ایک بادشاہ نے اپنے محل میں رہائش اختیار کرنے سے پہلے ہزاروں جگہ یہ لکھوایا اور زیادہ تو اس کے دماغ میں یہی فقرہ آیا دہی لکھا ہُوا ہے "لَا غَالِبَ اِلَّا اللّٰہ" کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو غلبہ حاصل نہیں۔ لیکن اس کے علاوہ "اَلْمُلْکُ لِلّٰہِ"۔ "اَلْقُدْرَۃُ لِلّٰہِ"۔ "اَلْعِزَّۃُ لِلّٰہِ" کو اس نے کثرت سے لکھوایا۔ یہ بڑی لمبی تفصیل ہے اِس وقت مَیں اس تفصیل میں نہیں جاؤں گا۔ اور جب یہ محل اللہ تعالیٰ کی حمد کے کلمات سے اس طرح حسین بن گیا تب اس نے وہاں رہائش رکھی۔ چنانچہ

ہمارے یہ ابرار مبشر

(اللہ تعالیٰ انہیں جزا دے اور استقامت عطا کرے) یہ وہ لوگ ہیں

جنہیں علم ہے کہ غلبہ اور اقتدار اور قدرت اور عزّت سب اللہ کی ہے اور حقیقی معنی میں اسی سے ملتی ہے۔ بے نفس ہو کر وہ اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرتے اور انتہائی پیار کے ساتھ اللہ تعالیٰ ان کی طرف رجوع کرتا ہے پھر وہ غریب جنہیں پیٹ بھر کر شاید کھانا بھی نہ ملتا ہو، خدا کی خاطر غربت کی زندگی گزار رہے ہیں۔ سات ہزار میل اپنے رشتہ داروں سے دُور۔ لیکن ایسی زندگی کہ "من حبل الورید" سے بھی جو زیادہ قریب ہے اس کا احساس رکھتے ہیں۔ اور جو دُوریاں ہیں وہ سب بھُول چکے ہیں۔ رشتہ داروں سے دُوری، ملک سے دُوری، اپنے معاشرہ کے حالات سے دُوری۔ ہزار قسم کی دُوریاں ہیں جن کا انہیں سامنا ہے۔ انہوں نے کسی کی پرواہ نہیں کی۔ جب انہوں نے خدا کے لئے "بُعد" کی قربانی بھی دی تو اللہ تعالیٰ نے انہیں قرب سے نوازا۔ یہ اس کی شان ہے لیکن اگر ایک شخص بھی ایسا ہو جیسا کہ مَیں نے مثالیں دی ہیں تو جماعت کی بدنامی کا موجب، ہماری رُسوائی کا باعث اور بڑی قابلِ شرم بات ہے۔

جامعہ احمدیہ میں بے نفس زندگی گزارنے کا سبق دینا ضروری ہے

یہی اسلام کی رُوح ہے اور یہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ انسان اپنے وجود کو بکرے کی طرح اللہ تعالیٰ کے حضور رکھ دے کہ چھُری پھیرے جس طرح چاہے۔ جب تک یہ رُوح نہیں پیدا ہوتی ہمارا مبشر "مبشر" نہیں۔ اگر محض چند دلائل سکھا کر ہم نے وہاں تبلیغ کرنی ہو تو بہت سے عیسائی بھی تیار ہو جائیں گے کہ چند دلائل سکھا دو ہم تمہاری تبلیغ کرتے ہیں۔ جو بھُوکا مرتا ہے وہ تنخواہ کے ساتھ یہ کام کرنا شروع کر دے گا۔ لیکن ہمیں ایسے مبلّغ کی ضرورت نہیں۔ ہمیں تو اس مبلّغ کی ضرورت ہے جس کا نفس باقی نہ رہے اور اللہ تعالیٰ سے قدرت کو پانے والا اور عزّت کو پانے والا اور اثر و رسوخ کو پانے والا ہو۔ غلبہ ہو اس کا۔ لیکن وہ غلبہ وہ احترام اللہ تعالیٰ کا عطا کردہ ہو۔ غلبہ تو یہ ہے کہ جو Head of the states (ہیڈ آف دی سٹیٹس) ہیں وہ بھی بڑی قدر کی نگاہ سے ان لوگوں کو دیکھتے ہیں۔ اُن بے نفس، اللہ کے پیارے بندوں کے کاموں کا نتیجہ تھا کہ

نائیجیریا کے ہیڈ آف دی سٹیٹ

کو جب مَیں ملنے گیا تو نوجوان جرنیل جس نے امریکہ کے مقابلہ میں سول وار (civil war) جیتی تھی ابھی میرے جانے سے کچھ عرصہ پہلے جیتی تھی بظاہر دُنیوی لحاظ سے اس کو بڑا مغرور ہونا چاہیئے تھا لیکن مَیں جو اس کے لئے بالکل انجان تھا مَیں مسلمان تھا اور وہ عیسائی، اس کے باوجود اس کے ذہن پر ہمارے کام کا اتنا اثر تھا کہ وہ مجھے کہنے لگا کہ اس ملک کی ترقی کے جو منصوبے ہیں اور جو کوششیں ہیں ان میں ہم اور آپ برابر کے شریک ہیں۔ مَیں سمجھتا ہوں کہ جماعتِ احمدیہ کے کاموں کی اس سے بڑھ کر اور کوئی تعریف نہیں ہو سکتی۔ ایک غیر ملک کے سربراہ کو ان حالات میں کہ امریکہ کو اس نے شکست دی تھی اور اسے جائز فخر تھا۔ مجھے کہنے لگا کہ ان غیر ملکی حکومتوں اور غیر ملکی عیسائی مشنز نے اپنا پورا زور لگایا کہ ہمارے ملک کو تباہ کر دیں۔ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے ہمیں بچا لیا۔ یہ اس کا فقرہ تھا۔ اس نے عیسائی مشن پر تنقید کی اور ہمارے متعلق یہ کہا کہ ہم اور آپ ملک کی progress (پروگریس) میں، ملک کی ترقی کی جدوجہد اور کوشش میں partner (پارٹنر) ہیں۔ برابر کے شریک ہیں۔ یہ تأثر اس قسم کے دماغوں پر محض اس وجہ سے ہے کہ ہمارے مبلّغوں کی بڑی بھاری اکثریت کا اور missions (مشنز) کے انچارج جو ہیں ان کا نفس باقی نہیں رہا۔ انہوں نے سب کچھ اللہ کے حضور پیش کر دیا اور پھر سب کچھ اس سے وصول بھی کر لیا۔ غیر ملکی حاکم جب دوسرے ملک میں داخل ہوتا ہے تو سب کچھ لے جاتا ہے دیتا کچھ نہیں (ان الملوک اذا دخلوا قریۃً افسدوھا) لیکن ہمارا پیارا رب۔ ہمارا ربّ کریم جب سب کچھ لے لیتا ہے تو جتنا لیتا ہے اس کے مقابلہ میں (دینے والے نے گو سب کچھ دیا مگر اتنی سی چیز تھی اللہ تعالیٰ کی عطا کے مقابلہ میں۔ اور اس اتنی سی چیز کو لے کر) اس نے اپنا سب کچھ اسے دے دیا اور اس نے کہا جو میرا ہے وہ سب کچھ تمہارا ہے۔ اور پھر اپنی قدرت کے مظاہرے ان کی زندگی میں ان کو دکھاتا ہے۔ ایک احمدی کی زبان تو اللہ تعالیٰ کی حمد کرتے تھکنی نہیں چاہیئے

ہر وقت زبان پر حمد رہنی چاہیئے

ہر احمدی کو بحیثیت احمدی اجتماعی طور پر بھی اور جماعتی رنگ میں بھی اسے اللہ تعالیٰ کی حمد کرنی چاہیئے کہ جماعت پر اس نے کتنے فضل کئے ہیں۔ اب اتنے بے نفس لوگوں میں چند نفس پرست بھی ہوں تو بڑی نمایاں ہو جاتی ہے ان کی بدی۔ کہ ایک طرف وہ ہے کہ جس کا نفس باقی نہیں اور ایک طرف وہ ہے کہ جس نے نفس کا کوئی حصہ بھی اللہ کی راہ میں قربان نہیں کیا اور ایک انسان جس کے کان میں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی یہ آواز پہنچی تھی کہ "اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ" کہ مَیں تمہارے جیسا انسان ہوں۔ اس کے کان میں ہمارے مبلّغ کی یہ آواز پہنچی کہ تم اتنے ذلیل ہو کہ اگر مَیں تمہارے ساتھ بیٹھوں تو میری بے عزّتی ہو جائے۔ پس حقیقتاً ایسا ذہن جو ہے وہ حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا باغی ہے کہ آپ کی آواز تو ایک افریقن کے کان میں یہ پہنچتی ہے کہ مَیں تمہارے جیسا انسان ہوں اور تم میرے جیسے انسان ہو۔ لیکن ایک مبلّغ منسوب تو ہوتا ہے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف اور کہتا یہ ہے کہ تمہارے ساتھ میرا بیٹھنا بھی میری بے عزّتی ہے۔ یہ خالص شیطانی فقرہ ہے جو فرعون کے مُنہ سے تو نکل سکتا ہے لیکن ایک شریف انسان کے مُنہ سے بھی نہیں نکل سکتا کجا یہ کہ احمدی مبلّغ کے مُنہ سے نکلے!

پس

جامعہ احمدیہ کو اپنی فکر کرنی چاہیئے

جامعہ احمدیہ میں (مجھے رپورٹ ملی ہے مَیں نے تحقیق ابھی نہیں کی کہ) بعض ایسے اساتذہ بھی ہیں جنہوں نے اپنی کلاس میں یہ کہا کہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جو تفسیر کی ہے وہ غلط ہے اور مَیں تمہیں صحیح تفسیر بتاتا ہوں۔ ایسا اُستاد جامعہ احمدیہ کی کیسے تربیت کر سکتا ہے؟ پھر تو وہ اس شخص کے خلاف بھی بغاوت کریں گے۔ خدا کے خلاف بھی بغاوت کریں گے۔ کیونکہ بغاوت کا سبق ان کو جامعہ احمدیہ میں دیا گیا ہے۔ خدا کو نہ ایسے استاد کی ضرورت ہے اور نہ ایسے شاگرد کی ضرورت ہے۔ پس جامعہ احمدیہ کو اپنی فکر کرنی چاہیئے اور جماعت کو جامعہ احمدیہ کی فکر کرنی چاہیئے۔ پھر جب فارغ ہو جاتے ہیں تو بعض تو ہماری غلطیاں ہیں اس حقیقت کو ہمیں تسلیم کرنا چاہیئے۔

ایک۔ نیا نیا نوجوان فارغ ہوتا ہے ہم اسے باہر بھیج دیتے ہیں۔ اس کی نہ کوئی تربیت کی نہ ہم نے اس کے ذہن کو Polish (پالش) کیا۔ وہ باہر جاکر غلطیاں کرے گا۔ ہم بھی اس کے ذمّہ دار ہیں۔ کیونکہ

اِس وقت تک دستور یہ رہا ہے

کہ اگر جامعہ احمدیہ سے آٹھ شاہد کامیاب ہوئے۔ چار تحریکِ جدید میں چلے گئے اور چار چلے گئے صدر انجمن احمدیہ میں۔ جو صدر انجمن احمدیہ کے حصہ میں آئے ان کو یہیں خدمت کا موقع ملتا ہے اور جو تحریک میں گئے تحریک ان کو یہاں تو نہیں رکھ سکتی وہ انہیں باہر بھیج دیتی ہے۔ ابھی تک ہم نے اس کو پوری طرح Polish (پالش) نہیں کیا اس کی پوری تربیت نہیں کی۔ اس کے پورے حالات نہیں معلوم کہ وہ کیسا کام کر سکتا ہے۔ اس کو ہم ایک ابتلاء میں ڈال دیتے ہیں۔ اس حد تک ہماری ذمّہ داری ہے جس حد تک کہ اسنے اپنے مقام کو نہیں پہچانا یہ اس کی ذمّہ داری ہے۔ انسان کا مقام تو دراصل عاجزی کا مقام ہے۔ سر کا مقام زمین ہے بلندی نہیں۔ جسم کے اُوپر لگا ہؤا ہے لیکن ہے اس کا مقام پاؤں پر۔

لائبیریا کے پریذیڈنٹ ٹب مین

نے ہماری دعوت کی۔ ان کے محل میں جو کھانے کا کمرہ ہے اس کی چھت شیشوں کی ہے جس میں آدمی نظر آتا ہے۔ لیکن چھت پر اگر شیشہ ہو تو دیکھنے سے سر نیچے نظر آئے گا اور پاؤں اُوپر نظر آئیں گے وہاں جاکر بیٹھتے ہی مَیں نے انہیں کہا کہ مَیں آپ کے اس کمرے میں آکر بہت خوش ہؤا ہوں کیونکہ یہاں جو انسان آتا ہے اس کو پتہ لگ جاتا ہے کہ اس کے سر کا اصل مقام کونسا ہے۔ وہ اس سے بہت محظوظ ہوئے۔ اگرچہ اس کی عمر تراسی سال ہے مگر وہ بڑا بیدار مغز انسان ہے اور وہ اپنی قوم کے لئے باپ کی طرح ہے۔ مَیں نے اس میں یہ بڑی خوبی دیکھی ہے کسی سے بھی آپ بات کریں وہ اُسے باپ سمجھے گا اور باپ ہی کہے گا۔ اس نے اپنے ملک کی ۱۹۴۴ء سے اس وقت تک بڑی خدمت کی ہے۔

ان کا دستور ہے کہ کھانے کے بعد کھڑے ہو کر چھوٹی سی تقریر کرتے ہیں۔ مَیں نے بھی کی۔ وہ کھڑے ہو کر کہنے لگے کہ ہوں تو مَیں عیسائی لیکن مَیں خدائے واحد و یگانہ پر ایمان رکھتا ہوں اور سارے مذاہب میرے لئے برابر ہیں مَیں بحیثیت پریذیڈنٹ مذہب میں تفریق نہیں کر سکتا۔ اور پھر مَیں نے کہا کہ مَیں تمہیں یہ بتاتا ہوں کہ ہم بڑے خوش قسمت ہیں کہ اس وقت

روحانیت کا ایک بادشاہ

ہمارے درمیان موجود ہے۔ یہ تو اللہ تعالےٰ نے اُن سے کہلوایا۔ مَیں تو ایک عاجز اور ناکارہ انسان ہوں لیکن اللہ تعالےٰ جب فضل کرنا چاہتا ہے تو ایک ناکارہ ذرہ کو بھی ایک مقام دے دیتا ہے عزّت کا۔ اور وہ (ٹب مین) بہت خوش تھے اور لوگوں کو کہا کہ یہ بابرکت وجود ہے ان کے وجود سے امید ہے ہمارے ملک کو برکت ملے گی۔ یہ کلمات اسکے مُنہ سے نکلے۔ یہ تو اللہ تعالےٰ کی دین ہے ہمارے دل میں کبھی ایسی خواہش ہی نہیں پیدا ہوئی۔ ہمیں دُنیا نے کیا دینا ہے دُنیا کے سب سربراہ مل کر بھی مہدی معہود علیہ السلام کے نائب اور خلیفہ کو وہ عزّت نہیں دے سکتے جو اسے پہلے سے ہی خدا تعالےٰ کی نگاہ میں حاصل ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کا فضل دیکھ کر کہ ایک عیسائی ہے غیر ملکی ہے اس سے زیادہ لمبی چوڑی واقفیت بھی نہیں ہے اور جو کلمات اس کے مُنہ سے نکلے وہ کسی کتاب میں تو اس نے نہیں پڑھے۔ وہ تو فرشتوں نے اس کے دل میں القا کئے اور اسکی زبان نے ان کو ظاہر کر دیا۔ اس قسم کی عزّت تو ہمارے بے نفس مبلّغ جو وہاں ہیں ان کو بھی مل رہی ہے لیکن جس نوجوان کو یہ سبق ملے گا کہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے تفسیر میں غلطیاں کیں اور آؤ اب ہم ان کو درست کریں اس نے کیا خدمت کرنی ہے جاکر۔ وہ تو قطع ہو گیا۔ ٹوٹ گیا۔ یہ فقرہ سُننے کے بعد تو اس کے پرخچے اُڑ گئے۔

اب مَیں ایک نئی تنظیم کا اعلان کرنے لگا ہوں

مَیں نے بہت سوچا بہت دعائیں کیں۔ مَیں اللہ تعالیٰ کی طرف عاجزانہ جھکا تو مَیں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ ہمیں اپنا پُرانا طریق بدل دینا چاہیئے اور یہ چیز پہلے مبلّغین پر بھی حاوی ہو جائے گی اور نئے آنے والوں پر بھی کہ نہ کوئی تحریک کا ہوگا نہ کوئی انجمن کا ہوگا۔ تمام واقفین کا ایک خاص گروہ بن جائے گا۔ ایک جماعت، ایک Pool (پُول) ہوگا۔ ایک Reservoir (ریزروائیر) ہوگا ایک تالاب ہوگا جس میں یہ روحانی مچھلیاں اجتماعی زندگی گزاریں گی اور تربیت حاصل کریں گی اور نشوونما پائیں گی۔ نئے اور پُرانے اس پُول میں چلے جائیں گے۔ جو پُرانے ہیں ایک سال کے اندر ہم انکی Screen (سکرین) کریں گے یعنی بصیغہ راز ان کے تمام حالات، انکی ذہنیت وغیرہ وغیرہ معلوم کریں گے۔ یہ ضروری نہیں ہے کہ کسی میں کوئی نقص ہو اس کی وجہ سے اس کو باہر نہ بھیجا جائے۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس کے حالات یا اس کی ذہنیت ایسی ہو کہ وہ یہاں بہت اچھا کام کر سکتا ہو باہر نہ کر سکتا ہو۔ یہ سارے کوائف ہم اکٹھے کریں گے اور اسی طرح مثلاً آٹھ جو مَیں نے پہلے مثال دی تھی کہ جامعہ سے جو نئے فارغ ہوئے ہیں ان نئے فارغ ہونے والوں کو اس پُول میں بھیج دیا جائے گا۔ نہ کوئی تحریک کے پاس جائے گا نہ انجمن کے پاس لیکن تعداد دونوں کی مقرر ہو جائے گی۔ مثلاً پہلے ساٹھ مبلّغ ہیں اس سال آٹھ نئے مبلّغ پیدا ہوئے ہیں تو چار ان کے حصّہ میں آئیں گے تو یہ ہو جائے گا کہ پہلے تحریکِ جدید کے ساٹھ تھے اب چونسٹھ ہو گئے۔ اور اگر پہلے اسّی مبلّغ ہیں صدر انجمن احمدیہ کے اب ان کو چار ملے تو چوراسی ہو گئے۔ لیکن وہ کون کون ہوں گے اس کا فیصلہ نہیں کیا جائے گا۔ وہ پُول کے ہوں گے اور وہیں سے وہ باہر جائیں گے اور کوئی شخص باہر نہیں جائے گا جب تک

کم از کم تین سال تک

اس نے پاکستان میں کام نہ کیا ہو اور اس کے حالات اور اس کی ذہنیت کا ہمیں علم نہ ہو۔ اور پہلوں کی Screening (سکریننگ) تو اسی سال ہو گی اور نئے آنے والوں کی سکریننگ تین سال کے بعد ہو گی۔ اور پھر ان میں سے (ear mark) (ایر مارک) معیّن کر دیئے جائیں گے یعنی نشاندہی ہو جائے گی کہ یہ یہ مبلّغ ایسے ہیں جو بیرونی ممالک میں کام کرنے کے قابل ہیں۔ پھر جتنے ان کے حصّہ کے ہیں اتنے ان میں سے باہر بھیج دیئے جائیں گے۔

ایک اور خرابی

یہاں پیدا ہوتی تھی کہ جب وہ واپس آتے تھے تو ان کا کوئی کام نہ ہوتا۔ باہر وہ مبلّغ انچارج ہے اللہ تعالےٰ نے اسے ایک مقام دیا ہے اور عزّت دی ہے لیکن یہاں اسے کوئی کام نہیں ہوتا۔ دفتر میں کلرک لگا دیئے جاتے ہیں۔ وہ بے نفس تھے پرواہ نہیں کرتے تھے۔ کلرکی کرتے تھے لیکن اس لحاظ سے ان کی طبیعت پر بہر حال اثر پڑتا تھا

ان کو کسی علمی کام میں لگایا جاتا، تبلیغ کے میدان میں رکھا جاتا، نئی کتابیں پڑھائی جاتیں، تحقیق کروائی جاتی۔ یہ ان کا کام تھا۔ لیکن چونکہ اس قسم کا تحریک کے پاس کام نہیں ہوتا اس واسطے ان سے وہ ایسے کام کروانے پر مجبور ہوتے تھے۔ اس میں ان کا کوئی قصور نہیں۔

پھر سوال یہ ہے

کہ ان کو تین سال یہاں کیوں رکھا جائے۔ پہلے بھی کچھ باتیں میں نے محسوس کی تھیں۔ اب میں نے ان کو حکم دیا ہے کہ کسی شخص کو تین سال سے زیادہ باہر نہیں وہ یہاں آئے۔ جو ہمارے پرانے مبلغ تھے دس دس پندرہ پندرہ سال باہر رہے ان کے لئے عملاً بعض اُلجھنیں پیدا ہوگئیں۔ مثلاً ایک جرمنی کا مبلغ ہے وہ پانچ سال کا بچہ وہاں لیکر گیا۔ اگر وہ بارہ سال سے وہاں ہے تو سترہ سال کی عمر کا وہ بچہ ہوگیا۔ ساری ابتدائی تعلیم اس نے جرمن زبان میں حاصل کی۔ اب وہ یہاں آئے تو اس کی تعلیم کا حرج ہوتا ہے وہاں رہے تو اس کے ایمان کو نقصان پہنچتا ہے اسلئے عجیب کشمکش پیدا ہوگئی۔ میں نے تو ان کو یہی کہا ہے اپنے ایمانوں کی حفاظت کرو اللہ تعالیٰ تمہارے بچوں پر فضل کریگا لیکن ان کے خاندانی حالات میں ایک پیچیدگی ضرور پیدا ہوئی۔

اگر ہم تین سال کے لئے باہر بھیجیں تو

میں اپنی بہنوں کو یہ سُنانا چاہتا ہوں

کہ اگر ایک عیسائی لڑکی نوجوان اپنے بال کٹوا کر ساری عمر کے لئے Catholic nun (کیتھولک نن) بنتی ہے اور تثلیث کے ساتھ یہ عہد کرتی ہے کہ میں تثلیث کی خدمت کیلئے کنواری رہوں گی تو کیا آپ بہنیں توحید کی خدمت کیلئے تین سال تک کے لئے اپنے خاوندوں سے علیحدہ نہیں رہ سکتیں؟ اگر آپ اتنا بھی نمونہ قربانی کا پیش نہیں کرسکتیں تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ بڑی جائز وجہ ہوگی کہ آپ اپنے خاوندوں سے خلع لے لیں۔ یہ آپ کیلئے بھی بہتر ہے اور ان کیلئے بھی بہتر ہے اور ہمارے لئے بھی بہتر ہے لیکن اگر آپ کے دل میں اللہ کی محبت اور پیار ہے تو اس قربانی کے لئے جو عیسائی ننوں کی قربانی کے مقابلہ میں بالکل حقیر ہے تیار ہو جائیں۔

پس ہمیں اپنے مبلغوں کو تین سال سے زیادہ عرصہ تک باہر نہیں رکھنا چاہیئے چاہے ہم انہیں چھ مہینہ کے لئے بلائیں۔ پہلے چونکہ آمد و رفت کے لئے پیسے کم تھے۔ جب خاندان بچوں سمیت باہر چلے جاتے تھے خرچ زیادہ ہوتا تھا تو تحریک کے لئے مجبوری تھی یعنی پہلا جو قانون تھا وہ مجبوراً جاری کیا گیا تھا کہ مبلغ کے ساتھ انکے بیوی بچوں کو بھی بھیج دو۔ دس دس پندرہ پندرہ سال وہاں رہیں گے۔ اب تجربہ کے بعد ہمیں پتہ لگا کہ یہ درست نہیں ہے سوائے اس مبلغ کے کہ جس کے ساتھ بیوی کا جانا جماعتی کام کیلئے ضروری ہے باقیوں کو قربانی دینی چاہیئے۔ دو تین سال کے بعد واپس آجائیں گے۔ بہت سے معصوم احمدی ناجائز طور پر پانچ پانچ سال کی قید کی سزا بھی بھگتتے ہیں۔ کئی ایک کا مجھے بھی علم ہے بالکل بے گناہ لیکن جھوٹی گواہیوں پر پانچ پانچ سال کی سزا انکو مل گئی۔ کیا اس قیدی کی بیوی اپنے خاوند سے پانچ سال علیحدہ نہیں رہتی۔ تو کیا تم اپنے ربّ کے عاشق کی جدائی تین سال برداشت نہیں کرسکتیں؟ اور وہ علیحدہ رہتی ہے تو اسے کوئی ثواب نہیں ملتا اور اگر تم علیحدہ رہوگی تو تمہیں ثواب ملیگا۔ وہ علیحدہ رہتی ہے تو اکثر اسکی دیکھ بھال کرنے والا کوئی نہیں ہوتا۔ اور تمہاری دیکھ بھال کرنیوالے موجود ہیں اللہ تعالیٰ کا تم پر فضل ہے۔

یہ صحیح ہے کہ آپ بہنیں بعض دفعہ اپنے حقوق سے زیادہ کا مطالبہ کرنے لگ جاتی ہیں دنیا کی حرص ہے، اور آپکی وہ بات نہیں مانی جاتی تو پھر آپ کے دل میں شکوہ پیدا ہوتا ہے لیکن اگر دنیا کی حرص نہ ہو اور صرف جائز حقوق ہوں تو جائز حقوق کی حفاظت کی ذمہ دار جماعت اور مہدی معہود کا خلیفہ ہے لیکن

یہ فیصلہ کرنا بہرحال نظام کا کام ہے

اور خلیفۂ وقت کا کام ہے۔ آپکو اس دنیا میں بھی بہت سی سہولتیں مل جاتی ہیں۔ کئی ہماری بہنیں وہاں جاکر اپنے خاوندوں کو پریشان کرتی ہیں کیونکہ دنیا کی حرص اُن میں ہوتی ہے۔ انکی پوری تربیت نہیں ہوئی ہوتی اور عجیب کشمکش پیدا ہوجاتی ہے ایک مبلغ اور اسکی بیوی کے درمیان۔ وہ بے نفس زندگی گزارنا چاہتا ہے اور یہ ایسی کہ اسکا نفس موٹا اور دنیا کی لالچ اور حرص۔ اس پر گھر میں جھگڑا رہتا ہے اسلئے وہ اپنا کام پورا نہیں کرسکتا۔ لیکن بہت سی بیویاں اللہ تعالےٰ کی فدائی، بے نفس ایسی دیکھی ہیں کہ ہر وقت ان کیلئے دعائیں کرنے کو دل چاہتا ہے۔ کلیم صاحب کی اَن پڑھ بیوی انکے ساتھ گئی تھی۔ انکو باہر گئے ہوئے بڑا لمبا عرصہ ہوگیا ہے انشاء اللہ اب وہ جلد واپس آرہے ہیں[1]۔ انکی بیوی نے منصورہ بیگم کو بتایا۔ وہ کہنے لگی کہ جب میں یہاں آئی تو میرے دل میں یہ احساس پیدا ہوا کہ نہ مجھے انگریزی آتی ہے نہ کوئی اور زبان آتی ہے۔ اردو تھوڑی سی بہت آتی ہے وہ بھی زیادہ نہیں آتی اور میں ایک مبلغ انچارج کی بیوی بنکر یہاں آئی ہوں مگر کوئی خدمت نہیں کرسکتی۔ دعا کرتی رہی تو اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں یہ ڈالا کہ تم انگریزی سیکھنے کی بجائے انکی مقامی زبان سیکھ لو۔ پھر انہوں نے بڑی محنت سے وہاں سالٹ پانڈ کی مقامی زبان سیکھ لی اور بڑی اچھی زبان بولتی تھیں۔ اللہ تعالیٰ نے انکی اس خواہش اور آرزو کو پورا کیا۔ ایسی خواہشیں مقامِ نعیم کی طرف لے جانیوالی ہیں۔ انکو توفیق ملی کہ انہوں نے سینکڑوں افریقن احمدی بچوں کو قرآن کریم پڑھایا اور اس کا ترجمہ سکھایا کیونکہ انکی زبان میں بڑی روانی سے بات کرتی تھیں۔ پس ایسی بھی ہیں لیکن بعض دوسری قسم کی بھی ہیں جیسے بعض استثناء مبلغوں کے ہیں۔ یہ استثناء ہیں اکثریت ایسی نہیں۔ جو گندی مثالیں ہیں وہ بالکل استثنائی ہیں لیکن

ہم ایک زندہ جماعت ہیں

اور ایک زندہ جماعت میں ایک مثال بھی ایسی ہو تو اسکو برداشت نہیں کرسکتی۔ نہ برداشت کرنا چاہیئے ورنہ آہستہ آہستہ زنگ بڑھتا چلا جاتا ہے اور زندگی کے بجائے موت کے آثار پیدا ہوجاتے ہیں۔ مثلاً چھ ملکوں میں ہمارے درجنوں مبلغ ہیں ماشاء اللہ صرف دو کے متعلق مجھے معلوم ہوا ہے کہ اس قسم کے ہیں۔ وہ ہیں بھی نوجوان اور پھر غیر تربیت یافتہ۔ غلطی کی کہ فوراً انکو باہر بھجوا دیا۔ اسی طرح ہماری مستورات ہیں۔ وہاں ان کا بے حد اثر و رسوخ ہے، وہ بڑی خدمت کررہی ہیں، وہ ایک قسم کی مبلغ اور مبشرہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں بھی جزائے خیر دے اور اپنے خاوندوں کے ساتھ ان کو بھی مقامِ نعیم میں رکھے لیکن عورتوں میں بھی استثناء ہیں۔ ہماری جو بہن ایسی ہوگی یعنی مبلغ کی بیوی جسے ہم سمجھیں گے کہ اسکو ساتھ جانا چاہیئے اس کے لئے شرط لگائیں گے کہ چھ مہینے وہاں کی زبان سیکھے۔ کیونکہ انگریزی کی نسبت وہاں کی مقامی زبان کا جاننا بہت ضروری ہے۔ متعدد مقامات پر یہ ہوا کہ مبلغ نے کہا کہ آپ کے سامنے بارہ ہزار آدمی بیٹھا ہوا ہے۔ (انکا محتاط اندازہ غلط تھا۔ میں نے حساب لگایا تو بیس ہزار سے زیادہ سالٹ پانڈ میں ہمارے احمدی مرد و زن جمع تھے۔) وہ کہتے تھے کہ ان میں سے صرف دس فیصدی انگریزی جانتے ہیں اسلئے ترجمہ ہوگا یہ نہیں کہ کھڑا ہو کر میں انگریزی میں بات کروں اور صرف ایک زبان میں خطبہ ہو جائے۔ لیسٹر کی مسجد کے افتتاح اور خطبہ جمعہ کے موقعہ پر دو مترجم رکھنے پڑے، ایک کریول زبان میں ترجمہ کرتے تھے (یہ عیسائیوں کی زبان ہے جس میں کچھ انگریزی کے لفظ صحیح شکل میں اور کچھ بگڑے ہوئے کچھ دوسری زبانوں کے ملے جلے ہیں۔ وہ زبان ایک عجیب مرغوبہ سا ہے) ایک اور زبان تھی، ان کی جو باہر سے آئے ہوئے تھے۔ مجھے کہا کہ نصف لوگ یہ زبان سمجھیں گے اور نصف زبان سمجھیں گے اسلئے

[1] خطبہ کے شائع ہوتے وقت وہ واپس آچکے ہیں۔ (ادارہ)

دو مترجم کھڑے تھے۔ مجھے بڑی مشکل پڑ گئی۔ مَیں ایک فقرہ کہتا تھا اُس کا پہلے ایک زبان میں ترجمہ ہوتا پھر دوسری زبان میں ترجمہ ہوتا پھر میری باری آتی تھی۔ مَیں تو ذہن پر بڑا بوجھ ڈال کر تسلسل قائم رکھنے کی کوشش کرتا تھا۔ ایک اَور جگہ وہ کہنے لگے کہ صرف پانچ چھ فیصدی انگریزی سمجھیں گے۔ باقی جو ہیں قریباً نصف نصف، ایک نصف حصّہ ٹمنی زبان جانتا ہے اور دوسرا نصف حصّہ مینڈے زبان جانتا ہے۔ میرے ساتھ دو مترجم کھڑے کر دیئے یہ کام اسی طرح ہوا۔

پس یہاں سے جو ہماری بہن خدمت کے جذبہ سے جانا چاہے اور ہم بھی اس کو بھیجنا چاہیں تو اس کے لئے یہاں پانچ چھ مہینے زبان سیکھنے کا انتظام کریں گے۔

ایک اَور سکیم ہے

مَیں کسی اور وقت جماعت کو بتاؤں گا۔ یہاں اُن کو مقامی زبان کے کئی سَو فقرے ہم یاد کروا دیں گے اور وہ وہاں جا کر دو چار مہینے میں بڑی جلدی روانی کے ساتھ بولنے لگ جائیں گی۔ پس بعض مقامات پر بعض حالات میں ہمیں مبلغوں کی بیویاں بھی بھیجنی پڑیں گی لیکن جماعتی مفاد جہاں ہوگا وہاں انہیں بھیجیں گے۔ جہاں جماعتی مفاد نہیں ہوگا وہاں ہماری احمدی بہن کو اور ایسے مبلّغ کی بیوی کو اور اس کے بچّوں کو یہ قربانی دینی پڑے گی کہ تین سال تک اس سے جدا رہیں۔ اب تو مَیں بڑی سختی کے ساتھ تین سالہ پابندی کروا رہا ہوں۔ پھر یہاں جو آتے ہیں ضروری نہیں کہ ہم تین سال تک ان کو یہاں رکھیں۔ چھ مہینے یا سال یا تین سال ہم یہاں رکھیں گے یا ممکن ہے وہ دوبارہ جائیں ہی نہ۔ کیونکہ وہ تو pool (پول) کے ہوں گے۔ پول میں سے اگر ساٹھ مبلّغ تحریک کے ہیں تو تحریک پول میں سے چنیدہ اور سکریننگ کے بعد، تربیت کرنے کے بعد، ریفریشر کورس کے بعد ان کو باہر بھیجے گی اور جو باقی ہیں ان کی بھی یہاں سکریننگ کے بعد نظارت اصلاح و ارشاد کو دیں گے۔ اور باقیوں میں سے ممکن ہے پانچ دس ایسے ہوں کہ ہم انکو کہیں تم ربوہ میں رہو اور ریفریشر کورس کرو۔ یا تو اپنی تربیت کر لو کوشش اور دعا کے ساتھ اور یا پھر ہم تمہیں فارغ کر دیں گے۔ غرض ہم نے خانہ پُری نہیں کرنی۔ کیا خانہ پُری سے اللہ تعالیٰ ہم سے خوش ہوگا؟

اللہ تعالیٰ ہم سے یہ چاہتا ہے

کہ ہم زیادہ سے زیادہ مخلصین اس کی راہ میں قربان کریں۔ اللہ تعالیٰ اس بات سے خوش نہیں ہو سکتا کہ چند سَو غیر مخلص بدنیّت اس کے حضور پیش کر دو جس طرح بعض لوگ قربانی کرتے وقت جو سب سے لاغر بکرا ہوتا ہے اسکی قربانی کر دیتے ہیں۔ یا بعض لوگ انسانوں کا جسم جو تمام اجسام سے زیادہ اچھا ہے خدا کی نگاہ میں اور فائن بھی زیادہ ہے اسکے گوشت کی بناوٹ جانور جیسی نہیں جانور کے گوشت کو انسانی جسم تحلیل کرتا ہے اور اپنے مطلب کی چیز لے لیتا ہے اور جو اسکے جسم سے مناسبت نہیں رکھتا اُسے باہر نکال دیتا ہے فضلے کے ذریعہ سے۔

ایک دفعہ مَیں لاہور جا رہا تھا کہ لاہور سے دس بارہ میل ورے مجھے بیل اور گائیں لاہور کی طرف جاتی ہوئی نظر آئیں۔ مَیں موٹر میں تھا۔ اور انکی ہڈیاں نکلی ہوئیں اور گوشت غائب۔ صرف چمڑا اور ہڈیاں نظر آ رہی تھیں۔ ان کی شکل مَیں نے دیکھی یہ ہنکایا جا رہے ہیں مذبح خانے۔ انسانوں کی غذا بنیں گے۔ ہماری کار نے جب ہارن بجایا تو ان میں سے ایک اسی طرح کا نیم مُردہ بیل ہارن کی آواز سُن کر اور ڈر کر دَوڑ پڑا اور وہ بیس گز ہی دَوڑا ہوگا کہ اس کی حرکتِ قلب بند ہو گئی اور مر گیا۔ یہ تو انسان کی مناسب غذا نہیں۔

پس انسان کو بہترین، اشرف المخلوقات بنایا ہے اللہ تعالیٰ نے اور اشرف ہی اس کو بننا چاہیئے۔ جسمانی قویٰ کے لحاظ سے بھی اور روحانی تربیت کے لحاظ سے بھی۔ پس بااخلاق اور روحانی انسان بنا کر مبلّغوں کو باہر بھیجنا چاہیئے۔ وہاں مبلّغوں میں سے اس کا اثر ہے جو دعا کرنے والا اور بے نفس ہے اور اس کا اثر ہونا چاہیئے۔ جب ہم نے خدا کی طرف بُلانا ہے تو جو خدا سے دُور ہوگا وہ خدا کی طرف کیسے بُلائے گا۔ خدا کی طرف تو وہی بُلا سکتا ہے جو خدا تعالیٰ کا مقرب ہوگا، جس کو اس کا قرب حاصل ہوگا۔ جس کو خود اس کا قرب حاصل نہیں وہ دوسرے کو قرب کی راہیں کیسے دکھا سکتا ہے۔ تو

مبلّغ کے لئے بنیادی چیز یہ ہے

کہ وہ بے نفس ہو، غرور اور تکبّر اس میں نہ ہو اور اللہ تعالیٰ سے اس کا زندہ تعلق ہو۔ اور یہ قومیں خصوصاً افریقہ کی، پیار کی اتنی بھوکی ہیں اور اتنی پیاسی ہیں کہ آپ اس کا اندازہ نہیں کر سکتے۔ زمبیا کے ایک وزیر لندن کے ایرڈرام پر اتفاقاً مل گئے تھے جب ہم واپس آ رہے تھے۔ ان کا ہائی کمشنر بھی ان کے ساتھ تھا اور ایک دس بارہ سال کا بچّہ بھی ساتھ تھا۔ مَیں نے اس کو گلے لگا لیا اور پیار کیا۔ اس کا اتنا اثر ہوا زمبیا کے وزیر اور ہائی کمشنر پر کہ وہ میرا شکریہ ادا کر رہے تھے اور ہونٹ ان کے پھڑ پھڑا رہے تھے، اتنے جذباتی ہو گئے تھے۔ چنانچہ مَیں نے شیخ صاحب سے بات کی تو وہ کہنے لگے کہ یہ بات تو ان کے تصوّر میں بھی نہیں آ سکتی کہ کوئی ان کے بچے کو پیار کر سکتا ہے۔ اتنی مظلوم ہیں وہ قومیں۔

اتنی پیار کی وہ پیاسی ہیں

اور ہم وہاں اسلام کی محبّت اور پیار اور ہمدردی اور غمخواری اور مساوات اور جذبۂ خدمت (یہ ہمارے ہتھیار ہیں) دے کر اپنے مبلّغوں کو بھیجتے ہیں۔ بجائے اس کے کہ وہ ان کے بچّوں کو گود میں اٹھائے یہ کہے کہ ان کے ساتھ بیٹھنے میں میری بے عزتی ہے تو کام کیسے کرے گا۔ وہ محبّت کا پیغام کامیاب کیسے ہوگا۔

وہاں مَیں نے

دھڑلے کے ساتھ عیسائیوں کو یہ کہا

کہ مَیں مانتا ہوں کہ جب تم صدیوں پہلے ان ملکوں میں داخل ہوئے تو تمہارا بھی یہی دعویٰ تھا کہ تم عیسائیت کی محبّت کا پیغام لے کر آئے ہو لیکن تمہارے پیچھے یورپی ممالک کی فوجیں اپنی توپوں سمیت داخل ہوئیں۔ اور ان توپوں کے دہانوں سے محبّت کے پھول نہیں برسے بلکہ گولے باہر نکلے اور جو انہوں نے تباہی مچائی تم جانتے ہو۔ اس پر

زیادہ روشنی ڈالنے کی ضرورت نہیں

اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ عیسائیت محبت کے پیغام کا دعویٰ کرنے کے باوجود ناکام ہوئی۔ اور اسے ناکام ہونا چاہیئے تھا۔ کیونکہ اس سے زیادہ پیارا اور حسین محبّت کا پیغام محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ آسمان سے نازل ہو چکا تھا۔ اب ہم یہاں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام لیکر آئے ہیں اور پچاس سالہ خدمت

اور محبت اور ہمدردی اور غمخواری اور مساوات کا سلوک اس بات پر شاہد ہے اور تم اس کا انکار نہیں کر سکتے کہ نہ تمہاری سیاست میں ہمارا کوئی دخل نہ اس سے کوئی دلچسپی۔ نہ تمہارے مال میں کوئی دلچسپی۔ ایک دھیلہ تمہارے ملکوں سے باہر نہیں نکالا بلکہ لاکھوں روپے باہر سے لاکر تمہارے ملکوں میں خرچ کئے ہیں۔ اس لئے ہم جو پیغام محبت، ہمدردی اور غمخواری اور مساوات لیکر تمہارے پاس آئے ہیں جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم ہے۔ وہ ضرور کامیاب ہوگا۔ ناکام نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ حقیقی معنی میں محبت کا جو بھی پیغام دنیا کی طرف آیا انسانی

تاریخ اس بات پر شاہد ہے

کہ کبھی بھی وہ ناکام نہیں ہوا۔ اس لئے ہم جیتیں گے۔ دنیا جتنا چاہے زور لگا لے۔ اسلام کی فتح اور اس کے غلبہ کے دن آگئے ہیں اور بڑی تحدی سے میں یہ اعلان کرتا تھا۔ امریکہ سے Peace corps (پیس کور) کے کچھ استاد جو ہمارے سکولوں کے ساتھ بھی حکومت نے لگائے ہوئے ہیں ایک موقعہ پر احمدی سکولوں کے ساتھ بو میں جب پندرہ سو طالب علم جمع تھے۔ تو ان کے ساتھ ان کو بھی آنا پڑا۔ سارے اساتذہ ان کے ساتھ تھے۔ میری تقریر کے بعد وہ آپس میں باتیں کر رہے تھے جو ہمارے دوستوں نے سنیں۔ وہ کہنے لگے کہ حضرت صاحب نے اتنی تحدی سے یہ بات کہی ہے کہ اسلام کے غلبہ کے دن آگئے ہیں اور دنیا کی کوئی طاقت اسے روک نہیں سکتی اس لئے ہمیں اپنی فکر کرنی چاہیئے اور یہ بات بھی ان کے نقطۂ نگاہ سے فکر کی بات ہے اور ہمارے نقطہ نگاہ سے دنیا کے لئے خوش قسمتی کے دن ہیں۔ کہ یہ خدا سے دوری میں دن گذار رہے تھے اب خدا تعالےٰ کے قرب کی راہیں ان پر کھولی جا رہی ہیں۔ بہرحال اپنے نقطہ نگاہ سے ان کو یہی کہنا پڑا کہ ہمیں اب اپنی فکر کرنی چاہیئے۔ پس ہمارا جو مبلغ حقیقی معنی میں

محبت اور ہمدردی اور غمخواری اور مساوات

اور جذبہ خدمت لے کر وہاں نہیں جاتا اور محمد رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ محبت بھرا پیغام ان کو نہیں پہنچاتا وہ کامیاب نہیں ہو سکتا۔ آپؐ کی تو کیفیت تھی لعلّك باخعٌ نفسك ان لا يكونوا مؤمنين یہ جذبہ اگر اس کے دل میں نہیں ہے تو وہ ناکام مبلغ ہے۔ اس کا کوئی اثر نہیں ہے لیکن اگر یہ ان سے محبت نہ کرے میں تو سات سات آٹھ آٹھ دن مختلف ملکوں میں رہا ہوں مگر جتنے بچوں سے میں نے پیار کئے ہیں اتنے ہمارے سارے مبلغوں نے تین سال میں بھی نہیں کئے ہونگے ان کے بچوں سے پیار۔ پھر میں ان کے بڑوں کا بھی بہت خیال رکھتا تھا۔

جب ہم بو پہنچے۔ ایک سو ستر میل سفر تھا۔ گرمی۔ حبس، کھانا بھی وقت سے بے وقت اور میرا جسم کوفت کیوجہ سے کام کے قابل نہیں تھا۔ میں اپنے کمرہ میں چلا گیا۔ جسم انکار کر رہا تھا کام کرنے سے وہاں بے وقت پہنچے اس وقت مجھے اطلاع ملی کہ دو ہزار سے زیادہ احمدی یہاں پہنچ گیا ہے لاج میں۔ اور وہ کہتے ہیں ہمیں معلوم ہے کہ حضرت صاحب تھکے ہوئے ہیں۔ لیکن ہمیں صرف اپنی شکل دکھا دیں اور ہم سلام کریں گے اور چلے جائیں گے۔ میں نے سوچا اگر وہ میری شکل دیکھنے کے بھوکے ہیں تو مجھے بہرحال تکلیف اٹھانی چاہیئے۔ میں نے انہیں کہا کہ میں تمہیں شکل بھی نہیں دکھاؤں گا۔ میں تم سے مصافحے بھی کروں گا۔ پھر

میں نے ان سے مصافحے کئے ان کو گلے لگایا

دو گھنٹے کے قریب میں نے ان سے مصافحے کئے۔ میرا حال یہ تھا کہ ایک وقت ایسا بھی آیا مصافحوں کے دوران کہ مجھے یقین تھا کہ میں بیہوش ہو کر گر جاؤں گا۔ لیکن یہ ان کا حق تھا جسے میں نے بہرحال ادا کرنا تھا۔ ایک ڈاکٹر صاحب جو ڈیوٹی پر تھے۔ بطور ڈاکٹر کے تو ان کی ضرورت نہیں پڑی لیکن وہ پانی وغیرہ کا خیال رکھتے تھے۔ ان کو میں نے کہا کہ میری یہ حالت ہے دس دس منٹ کے بعد مجھے پانی دیتے چلے جاؤ۔ چنانچہ وہ دو دو چار چار گھونٹ پانی کے مجھے پکڑاتے تھے تو میں پی لیتا تھا اور مجھے سہارا مل جاتا تھا اور سارا وقت میں نے ایسا کیا۔ جتنے پیار میں نے ان کے بچوں سے ایک ایک ملک میں کئے اور جس قدر محبت اور شفقت کا سلوک ان کے بڑوں سے کیا وہ بے ثمر نہیں ہو

اکرہ سے کماسی ۱۷۰ میل ہے۔ اور کماسی ٹیچی من ۷۰ میل کے قریب۔ وہاں سے کئی سو میل شمال مغرب کی طرف ہماری واکی جماعتیں ہیں وہ علاقہ وا کہلاتا ہے۔ وہاں بھی ہماری بیسیوں جماعتیں ہیں میں کماسی سے جس روز جا رہا تھا۔ ستر میل دوسری طرف

ٹیچی من کی مسجد کے افتتاح کے لئے

مجھے بتایا گیا کہ وا کے دو سو احمدی بسیں لیکر آج رات پہنچے ہیں۔ یعنی جس صبح کو ہم نے ٹیچی کے لئے چلنا تھا اس سے پہلی رات کو انہوں نے مجھے یہ کہا۔ میں نے انہیں کہا کہ اب تو ٹیچی من کا پروگرام ہے اور یہ قریب تھا وہاں کیوں نہیں آتے۔ تو وہ کہنے لگے کہ وہ رستے ٹھیک نہیں یہ اچھا رستہ ہے۔ چنانچہ وہ کماسی پہنچ گئے۔ میں نے ان سے کہا کہ ان سے کہو پھر انتظار کرو میں ستر میل وہاں گیا وہاں سارے دن کا پروگرام تھا پھر ستر میل واپس آیا مغرب سے ذرا پہلے پہنچے نماز پڑھانے چلا گیا۔ سکول میں کئی ہزار آدمی آجاتا تھا مغرب و عشاء میں۔ کماسی میں انہیں کہا کہ نماز کے بعد صبح مجھ سے ملیں۔ میں نے یہ خیال نہیں کیا کہ میں تھکا ہوا ہوں مجھے آرام چاہیئے۔ میں تو وہاں مشکل ڈیڑھ دو گھنٹے سوتا تھا وہاں تو مجھے نیند نہ آتی تھی۔ اب آنی شروع ہوئی ہے۔ بہرحال وہاں مجھے کوئی تکلیف نہیں ہوئی یہ اللہ تعالےٰ کا بڑا فضل ہے اور میں یہ نہیں کہہ رہا کہ میں نے تکلیف اٹھائی کیونکہ میں نے کوئی تکلیف نہیں اٹھائی اللہ تعالےٰ نے بڑا فضل کیا کہ اسکے باوجود میری صحت اچھی ہو گئی۔ ڈاکٹروں کی مجھے ضرورت نہیں پڑی۔ بشاش ہنستا کھیلتا میں ان میں رہا ہوں۔ سارا وقت نماز کے بعد میں مردوں سے ملا اور منصورہ بیگم مستورات سے (منصورہ بیگم کو اللہ تعالےٰ جزاء دے انہوں نے بڑا کام کیا میرے ساتھ) اور ان کی مستورات کی بڑی خدمت کی ہے مثلاً مستورات سے ملنا ملانا ورنہ ان کی سیری نہیں ہوتی بہرحال مجھے خیال آیا کہ کئی سو میل سے آئے ہیں۔ زیادہ وقت میرے ساتھ رہ نہیں سکے صبح ہی انہوں نے واپس چلے جانا ہے۔ یہی گھنٹہ دو گھنٹہ ہیں جو بیٹھ سکتے ہیں میرے ساتھ۔ دوسروں کی نسبت جن کو زیادہ وقت ملا ہے یہ زیادہ مستحق ہیں۔ میں ان کے لئے کیا کروں کہ ان کا حق ادا ہو جائے پھر مجھے خیال آیا کہ ان میں سے ہر ایک کے ساتھ میں معانقہ کروں گا۔ چنانچہ

سوا سو آدمیوں کے ساتھ میں نے معانقہ کیا

اور پھر تقریر کی۔ اس موقعہ پر ان کی زبان بولنے والا کوئی ایسا شخص نہ تھا کہ میری انگریزی زبان کا ترجمہ کر دیتا پھر بڑی مشکل پیش آئی۔ میں تو بہرحال انگریزی بولتا تھا اور ہمارے مبلغ کو بھی وہ زبان نہیں آتی تھی پھر پتہ لگا کہ عربی سمجھنے والے چند ایک ان میں ہیں۔ میں نے کہا۔ پھر میں عربی بولوں گا۔ پھر تقریر جو کرنی تھی عربی میں کی میں نے۔ پھر ترجمہ ہوا اس کا پھر میں نے معانقہ کیا اور معانقہ سے ان کو جو خوشی ہوئی اس کا اندازہ آپ نہیں کر سکتے ان میں سے ایک کی تصویر سلائیڈ مولوی عبدالکریم صاحب نے لی وہ میں اپنے ساتھ لے آیا ہوں۔ کسی وقت دکھاؤنگا۔ آپ دیکھیں گے

کہ ان کے چہرہ سے اطمینان اور محبت اور پیار اور اللہ تعالیٰ کی حمد کے ایسے ملے جلے جذبات کا اتنا خوبصورت مظاہرہ ہے کہ

دِل حمد باری سے بھر جاتا ہے

پس اللہ کے فضل سے ہزاروں سے معانقہ کیا' ہر ملک میں اور سینکڑوں ہزاروں کو پیار کیا۔ مجھے یقین ہے کہ ہمارے مبلّغوں نے تین تین سالوں میں بھی اتنا پیار نہیں کیا ہوگا۔ یہ قومیں پیار کی بھوکی ہیں۔ بڑے مخلص ہیں۔ لیکن ہمارے بعض مبلّغوں کو اس کا خیال نہیں۔ وہ وہاں مستقل بیٹھے ہوئے ہیں۔ ہر وقت کا ملنا جلنا ہے۔ اگر وہ بھی اسی طرح بچوں سے پیار کریں بڑوں کو سینے لگائیں ان سے ہمدردی کریں اور پیار اور محبت کا مظاہرہ کریں۔ ان کی بیویاں وہاں کی احمدی مستورات سے پیار کریں تو ساری قوم احمدیت قبول کرلے۔

ایک دن میں پچاس ہزار سے ایک لاکھ عیسائی اور بدھ مذہب والوں کو میں نے دیکھا کہ مجھے دیکھ کر خوشی سے ناچنے لگتے ہیں۔

اُن پر کیا چیز اثر کر رہی تھی

(ویسے تو اللہ کا فضل تھا اسی کا فضل ہے) انہوں نے دیکھا کہ ایسا آدمی آیا ہے جو ہم سے پیار کرتا ہے اور ہمارے بچوں کو سینہ سے لگا لیتا ہے۔ ہمارے مردوں سے معانقہ کرتا ہے اور اسے اپنے آرام کا کوئی خیال نہیں۔ ہمارے پیار میں محو ہے۔ ان کے پیار سے میں نے جسمانی قوت بھی بڑی حاصل کی۔ کم خور ہوں۔ میں نیند ویسے بھی نہیں لے سکا۔ لیکن اس محبت اور پیار سے میری روح غذا لے رہی تھی۔ اور میرا جسم پوری طرح مطمئن تھا۔ غرض یہ اثر عیسائیوں پر تھا۔ آپ کہیں گے کہ یہ کیسے پتہ لگا کہ یہ عیسائی ہیں۔ عیسائیوں کا پتہ اس طرح لگتا تھا کہ مسلمان سڑکوں پر ناچتے نہیں۔ عیسائی اور مذہب والے ناچتے ہیں چنانچہ مجھے دیکھکر جو ناچنے لگ جاتے تھے۔ میں سمجھتا تھا کہ یہ یا عیسائی ہے یا مشرک ہے۔ بہرحال مسلمان نہیں ہے۔ احمدی ہو یا غیر احمدی ان کی عورتیں اور مرد اس طرح سڑکوں پر نہیں ناچتے۔ رقص اور ناچ عیسائی معاشرے کا حصہ ہے اسلامی معاشرہ کا حصہ نہیں ہے۔ چنانچہ ایک دن میں پچاس ہزار سے زائد غیر مسلم مجھے دیکھکر خوش ہوتے۔ ویسے تو یہ اللہ تعالےٰ کا فضل ہے۔ میں نے اللہ تعالےٰ کی بڑی حمد کی۔ نہ جان نہ پہچان غیر مذہب کا ایک آدمی ان کے اندر آیا ہے یہ اسے دیکھکر خوش ہو رہے ہیں وہاں مذہبی لڑائیاں نہیں لیکن ایک مخالفت تو ہے نا وہاں ہم نے اعلان کیا کہ ہم شکست دیں گے عیسائیت کو۔ پیار کے ساتھ شکست دیں گے دلائل کے ساتھ۔ آسمانی نشانوں کے ساتھ شکست دیں گے۔ بہرحال ہمارا اور ان کا مقابلہ ہے) لیکن اس کے باوجود مجھے دیکھکر وہ خوش ہوتے تھے اسلئے کہ وہ سمجھتے تھے کہ یہ وہ شخص ہے جو باہر سے آیا ہے ہمیں نہیں جانتا لیکن

اُس کے دِل میں ہمارا پیار ہے

اس کا جواب مجھے مل رہا تھا۔ میں وہاں پر اپنے مبلّغوں کو کہہ رہا تھا کہ دیکھو! نہ جان نہ پہچان نہ ہم مذہب نہ ہم خیال نہ کوئی واسطہ جب وہ مجھے دیکھتے ہیں تو میں مسکراتا ہوں تو وہ بھی مسکراتے ہیں۔ بڑے افسردہ چہروں کو بھی میں نے دیکھا گو اتنے زیادہ افسردہ چہرے تو مجھے نظر نہیں آئے۔ لیکن ایک سنجیدہ آدمی کو جب بھی میں نے مسکرا کر سلام کیا تو بشاش ہو کر اس کے دانت نکل آتے تھے۔ اور سلام کا جواب مسکرا کر دیتا تھا میں نے اعلان کیا کہ "آج کا دن مسکراہٹوں کا دن ہے" "تبسم کرنے کا دن" کا اعلان کر دیا۔ میں نے کہا آج کے دن اتنی مسکراہٹیں چہروں پر کھلی ہیں کہ آج کے دن کو میں مسکراہٹوں کا دن قرار دیتا ہوں اور اس کا اعلان کرتا ہوں اور جب ان کے ہیڈ آف دی سٹیٹس سے میں نے ملاقات کی تو ان کو میں نے کہا کہ میں نے کل کے دن کو مسکراہٹوں کا دن قرار دیا ہے کیونکہ مسلم بھی غیر مسلم بھی عیسائی بھی مشرک بھی

پچاس ہزار سے لاکھ تک مسکراہٹیں

میں نے تمہاری قوم سے وصول کی ہیں اس پر وہ بڑا خوش تھا۔ میں نے کہا کہ یہاں مجھے کوئی بدامنی کوئی غصّہ کوئی رنجش کوئی لڑائی اس قوم میں نظر آئی۔ چنانچہ وہ بڑا خوش ہوا۔ اُسے خوش ہونا چاہیئے کیونکہ حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو بڑا اچھا لیڈر دیا ہے اور اس لیڈر کو دنیوی لحاظ سے بڑی اچھی قوم دی ہے ابھی ہم نے ان کو دین سکھانا ہے اور اللہ تعالےٰ کی محبت ان کے دلوں میں قائم کرنی ہے وہ علیحدہ بات ہے۔ لیکن دنیوی لحاظ سے وہ قوم بڑی اچھی اور ان کا لیڈر بڑا اچھا پیار کرنے والا ہے۔ پریس کانفرنس میں پوچھا گیا کہ آپ کا ہمارے لیڈر کے متعلق کیا خیال ہے۔ میں نے جواب میں کہا کہ تمہیں اپنے لیڈر پر فخر کرنا چاہیئے

You should be proud of him

اور اسے تم پر فخر کرنا چاہیئے

He should be proud of you

اسے تم پر فخر کرنا چاہیئے۔ ایسی اچھی قوم اللہ تعالےٰ نے اسے عطا کی ہے بات یہ میں آپ کو بتا رہا ہوں کہ

وہ پیار کے بھوکے اور پیاسے ہیں

اور میں غیر ملک سے گیا نہ جان نہ پہچان میں نے ان کو پیار دیا اور پیار ان سے وصول کیا۔ اور ان کے لئے یہ بڑی حیرت انگیز بات تھی کہ ایک مسلم رہنما اپنی جماعت کا ہیڈ' خلیفہ اور امام اور وہ آکر بے تکلف ایک غریب آدمی کے بچہ کو اٹھاتا اور اس سے پیار کرتا ہے وہ حیران ہو کر دیکھتے تھے اور خوشی سے اچھل پڑتے تھے۔ جہاں رکنا پڑتا تھا وہاں دوسرے بچوں کو بھی اسی طرح پیار دیتا تھا۔ ہر ایک کو پتہ تھا کہ ہمارے ساتھ ایک پیار کرنے والا آگیا ہے۔ پس ہمارے ایسے مبلغ وہاں جانے چاہئیں کہ جو ایک طرف اپنے رب کریم سے انتہائی ذاتی محبت اور پیار کرنے والے ہوں اور دوسری طرف اس رب کریم کی مخلوق سے پیار کرنے اور پیار سے ان کی خدمت کرنے والے ہوں۔ تب ہماری جیت ہوگی وہ جو بدتمیزی سے اپنے بڑوں سے بات کرتے ہیں یا جو یہ سمجھتے ہیں کہ کالے فریقی کے ساتھ بیٹھنے سے ان کی بے عزتی ہوجاتی ہے وہ نہ مخلوق کی خدمت کر سکتے ہیں نہ اللہ تعالےٰ کا پیار دلوں میں قائم کر سکتے ہیں۔ کچھ ان کا قصور ہے کچھ ہمارا قصور ہے اب میں نے نظام بدل کر اس کا اعلان کر دیا ہے۔ اس کے لئے میں ایک کمیٹی بناؤں گا کیونکہ اس کے لئے بہت سی دفتری باتیں ہیں ان کا فیصلہ کرنا ہے ان کے پراویڈنٹ فنڈ اور ان کے حقوق وغیرہ کے متعلق ان سب پر غور کر کے ایک پول کے اندر لے کر آنا ہے خدا کے فضل سے مالی معاملات کے احمدی ماہر اسوقت گورنمنٹ میں کام کرتے ہیں ان میں سے ایک کو میں نے پیغام بھیجا ہے کہ ایک ہفتہ کی چھٹی لیکر یہاں آجاؤ۔ تب وہ پول بنا سکا انشاء اللہ۔ لیکن ان ساری باتوں کے علاوہ جو بنیادی بات ہے وہ میں پھر کہنا چاہتا ہوں کہ انسان کی تدبیر بھی اچھے نتائج نکالتی ہے جب اللہ تعالیٰ کا فضل اللہ تعالیٰ کی رحمت اسکے ساتھ شامل ہو۔ اسی لئے

صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ
کے متعلق
سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ کے قیام کی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں :-

"اس وقت چونکہ سلسلہ کو بہت سی مالی ضرورتیں پیش آگئی ہیں۔ جو عام آمد سے پوری نہیں ہو سکتیں۔ اسلئے فوری ضرورت کو پورا کرنے کا ایک ذریعہ تو یہ ہے کہ جماعت کے افراد میں سے جس کسی نے اپنا روپیہ کسی دوسری جگہ بطور امانت رکھا ہوا ہے وہ فوری طور پر اپنا روپیہ جماعت کے خزانہ میں بطور امانت صدر انجمن احمدیہ داخل کرے تاکہ فوری ضرورت کے وقت ہم اس سے کام چلا سکیں۔ اس میں تاجروں کا وہ روپیہ شامل نہیں جو وہ تجارت کے لئے اپنے پاس رکھتے ہیں اسی طرح اگر کسی زمیندار نے کوئی جائیداد بیچی ہو اور آئندہ وہ کوئی اور جائیداد خریدنا چاہتا ہو تو ایسے احباب صرف اتنا روپیہ اپنے پاس رکھ سکتے ہیں جو فوری طور پر جائیداد کیلئے ضروری ہے۔ اسکے سوا تمام روپیہ جو بنکوں میں دوستوں کا جمع ہے سلسلہ کے خزانہ میں جمع ہونا چاہیئے۔" (افسر خزانہ)

آپ سب دُعائیں کریں

اور میں بھی دعا کر رہا ہوں۔ کہ اللہ تعالیٰ نے جو ایک نئی تدبیر ذہن میں ڈالی ہے اس کو ٹھیک طور پر عملی جامہ پہنانے کی بھی اللہ تعالیٰ توفیق دے۔ اور اس کے بہترین نتائج نکالے۔ تاکہ جو ہم محسوس کر رہے ہیں کہ اگر ہم انتہائی کوشش کریں تو بہت جلد ساری کی ساری قومیں احمدیت کی آغوش میں آجائیں گی۔ یہ نظارہ ہم اپنی زندگیوں میں آٹھ دس سال کے اندر اندر دیکھ لیں۔ اور اس سے زیادہ خوشی اس دنیا میں اور کوئی نہیں ہو سکتی۔ کہ وہ لوگ جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دور تھے وہ جنہوں نے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا حسن نہ دیکھنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے حسن کے جلوے بھی نہیں دیکھے۔ وہ جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے محبوب ترین امتی حضرت مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے دُور ہیں۔ یہ سارے حسن اور

اللہ تعالیٰ کی صفات کے مختلف جلوے

جو اس دُنیا میں ہمیں نظر آتے ہیں وہ بھی ان کو پہچاننے لگیں۔ اور اس حُسن کے گرویدہ ہوں اور ان حسنوں سے برکتیں حاصل کریں اور دین و دُنیا کی ترقیات اُن کو ملیں اور وہ بھی اس مقام نعیم میں آجائیں کہ دُنیا جب ان کے چہروں پر نگاہ ڈالے تو انہیں کالے رنگ نہ نظر آئیں بلکہ انہیں منور دل نظر آئیں اور ساری دُنیا ایک برادری اور ایک خاندان بن کر امن اور سکون کی اور اطمینان کی اور محبت و پیار کی زندگی گذارنے لگے۔ (اللّٰھم اٰمین)۔

دُنیا بھر میں بہترین

رشید چولہے

جو بلحاظ خوبصورتی، پائیداری، تیل کی بچت اور افراطِ حرارت بے مثال ہیں

اپنے شہر کے ڈیلر سے مقررہ نرخ پر طلب کریں!

تیار کردہ:- رشید اینڈ برادرز سیالکوٹ

تبلیغی و علمی مجلہ

ماہنامہ الفرقان ربوہ

جس میں قرآنی حقائق بیان کرنے کے علاوہ پادریوں اور دیگر مخالفین اسلام کے اعتراضات کے جوابات دیے جاتے ہیں غیر احمدی علماء کے اعتراضات کی تردید کی جاتی ہے۔ جس کے ایڈیٹر مولانا ابوالعطاء صاحب ہیں۔

سالانہ چندہ صرف چھ روپے

(مینیجر)

بچوں کی چونڈی

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کا خاص نسخہ ایک ماہ میں بچہ دوگنا صحت مند نظر آنے لگتا ہے

قیمت ایکماہ ایک روپیہ

ترکیب استعمال اور دوائوں کی فہرست ادویات مفت حاصل کرکے فائدہ اٹھائیں۔

تیار کردہ:- دواخانہ خدمت خلق ربوہ

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفس کرتی ہے

بواسیر- خونی یا بادی

پائلز کیور کے صرف چار کیپسول سے ختم

تسلی کیلئے نمونہ کی ایک خوراک اور تفصیلی پمفلٹ بالکل مفت

مکمل کورس ۱۰/ روپے ڈاک خرچ ۱/۵۰

سٹاکسٹوں کے لئے معقول کمیشن۔ اپنے شہر کے اچھے دوا فروشوں سے مل سکتی ہے۔

کیبو ہومیو ڈریس کمپنی رجسٹرڈ ۲ کمرشل بلڈنگ مال لاہور

سٹاکسٹس ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار ربوہ

شفاخانہ رفیق حیات رجسٹرڈ ربوہ کو کا تیار کردہ

سرمہ نورونورانی کاجل و دیگر مجربات

افضل برادرز گولبازار ربوہ سے مل سکتے ہیں

خریداران الفضل متوجہ ہوں

خریداران الفضل کے پتہ جات کی نئی چٹیں عنقریب چھپوائی جا رہی ہیں اگر کسی خریدار کو اپنا پتہ تبدیل کروانا یا کوئی درستی کروانا مقصود ہو تو وہ اپنے صحیح پتہ سے جلد از جلد اطلاع دیں۔ نیز خط و کتابت کرتے وقت اپنے خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔ (مینیجر)

مرغی خانہ

کھونے کے لئے متواتر انڈے دینے والی بہترین وائٹ لیگھارن نسل کے یکروزہ چوزے

خلیل پولٹری فارم ربوہ سے حاصل کریں

ریٹ یکروزہ چوزے ... ۵۰ روپے سینکڑہ

تین ہفتہ کی بچھیاں ... ۳۰۰ " "

تین ہفتہ کے مرغ ... ۸۰ " "

(مینیجر)

تریاق اٹھرا۔ اٹھرا کے علاج کیلئے کورس ۱۵/ پندرہ روپے نورِ نظر اولاد نرینہ کیلئے کورس پچیس ۲۵ روپے خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ فون ۳۴

درخواست ہائے دعا

۱۔ مکرم ڈاکٹر فضل حق صاحب صدر جماعت احمدیہ لگے ضلع گجرات مطلع فرماتے ہیں:۔
"مجھے چار پانچ دن سے درد گردہ اور قولنج کی سخت تکلیف ہے برائے صحت کے لئے دعا کی سخت ضرورت ہے قارئین کرام سے ان کے لئے دعا کی درخواست ہے۔
(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

۲۔ میرے عزیز شیخ محمد اسحاق صاحب کریانہ مرچنٹ سکھر کی چھوٹی لڑکی بہت بیمار ہے۔ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ والدین کی پریشانی دور فرمائے۔
شیخ محمد یوسف سیکرٹری مال
حلقہ مسجد فضل لائلپور

۳۔ میرا لڑکا صداقت احمد دو ہفتہ سے بعارضہ ٹائیفائیڈ سخت بیمار ہے۔ بہت کمزور ہو چکا ہے احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے جلد کامل صحت عطا فرمائے
چراغ الدین چک نمبر ۳۰ ضلع ساہیوال

۴۔ احباب جماعت کی خدمت میں عرض ہے کہ وہ درد دل سے دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ ہماری مشکلات کو دور فرما دے۔ ہم پر ایک زمین کا کیس بنا ہوا ہے جس کی وجہ سے ذہنی پریشانی ضرور ہے۔ دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ باعزت بری فرمائے۔ اور ذہنی سکون سے نوازے۔ آمین۔
ملک احمد دین سیکرٹری تحریک جدید جماعت احمدیہ کھرپا ضلع سیالکوٹ

۵۔ خاکسار کا بچہ محمد صالح بعارضہ ٹائیفائیڈ بیمار ہے اور بہت کمزور ہو گیا ہے۔ احباب جماعت دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ صحت کاملہ عطا فرمادے۔ آمین
محمد الدین مستری کریم نگر فارم

۶۔ میرا لڑکا سردار محمد دس بارہ روز سے بعارضہ ٹائیفائیڈ سخت بیمار ہے۔ سخت بے چینی ہے احباب جماعت دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ اسے کامل شفا اور درازی عمر عطا فرمائے۔ آمین
(سردار محمد کاتب الفضل)

۷۔ میرے والد صاحب حکیم وزیر محمد (داماد میاں الٰہی بخش صاحب) پر چند روز سے فالج کا حملہ ہوا ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت عطا فرمائے
(نذیر احمد نعیم لاہور)

۸۔ میرے دو چھوٹے بھائی عزیزان محمد اکبر صاحب اور محمد اسمٰعیل صاحب کو دماغی عارضہ ہو گیا ہے احباب جماعت دونوں کی صحت کاملہ کے لئے درخواست دعا ہے۔
محمد شفیع واہ کینٹ

سابق چیف جسٹس آف پاکستان
محترم جناب محمد منیر صاحب تحریر فرماتے ہیں
(تریاق سلیمانی)
چولن کھانے کی میز پر پڑی رہتی ہے۔ مزیدار ہے اور فائدہ بخش۔
تیار کردہ المناد دواخانہ ربوہ

ہمارے ڈیلر
سیالکوٹ:۔ حمید میڈیکل سٹور
سرگودھا:۔ ظفر بکڈپو
لائل پور
۱۔ کریم میڈیکل سٹور
۲۔ ملک پیپر اینڈ بک ایجنسی بھوانہ بازار
مینیجر مکتبہ لبشریٰ نا القرآن ربوہ

اسلام کا روز افزوں ترقی کا آئینہ دار
ماہنامہ تحریک جدید ربوہ
آپ خود بھی یہ ماہنامہ پڑھیں اور اپنے غیر احمدی دوستوں کو بھی پڑھائیں
سالانہ چندہ صرف ۔/۲ روپے
(مینیجر)

عمارتی لکڑی
ہمارے ہاں عمارتی لکڑی دیار۔ کیل۔ پڑتل۔ چیل کافی تعداد میں موجود ہے
ضرورتمند احباب ہمیں خدمت کا موقع دے کر مشکور فرمائیں
گلوب ٹمبر کارپوریشن ۲۵ نیو ٹمبر مارکیٹ لاہور۔ فون ۶۲۲۶۸

عمارت برائے فروخت
رقبہ ۲/۱ ۴ مرلے واقع رحمت بازار جس میں دو دکانیں (رشاد کلاتھ ہاؤس اور اس سے متصلہ دکان) رحمت بازار کی طرف کھلتی ہیں اور ایک دکان غلہ منڈی کی طرف ہے اوران کے ساتھ چار عدد سٹور ہیں۔
خط و کتابت کے لئے مندرجہ پتہ
چوہدری عبد الرحیم چک نمبر ۲۸۱ ج ب
ڈاکخانہ گگو۔ ضلع ساہیوال

منافع مند جائداد برائے رہن
۲۰۰ روپے مستقل ماہانہ آمد کی جائداد رہن رکھنا مقصود ہے۔
خواہشمند احباب فوری توجہ فرمائیں
نعیم جنرل سٹور
رحمت بازار — ربوہ

حب اٹھرا رجسٹرڈ
مرض اٹھرا کی شہرۂ آفاق دوا
مکمل کورس گیارہ تولے ۲۰/ روپے
فی تولہ ۲/ روپے
حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ فون ۴۸۴۸
و
بالمقابل ایوانِ محمود ربوہ

ہر قسم کا سامان سائنس
واجبی نرخوں پر خریدنے کیلئے
الائیڈ سائنٹیفک سٹور گنپت روڈ لاہور کو یاد رکھیں

اچھوتے اور بے مثل ڈیزائنوں میں
بیاہ شادی کے لئے سونے کے
جڑاؤ و سادہ سیٹ
چاندی کے خوشنما برتن ٹی سیٹ وغیرہ
فرحت علی جیولرز کمرشل بلڈنگ متصل دربار قائد اعظم لاہور فون ۵۲۶۲۳

جائداد کی خرید و فروخت کیلئے
نظارت امور عامہ کی اجازت سے آپ کی جائداد کی خرید و فروخت رہن اور مرمت وغیرہ کے لئے ہماری خدمات حاضر ہیں
ایم احمد پراپرٹی ڈیلر رحمت بازار ربوہ

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں

فضلِ عمر تعلیم القرآن کلاس سنہ ۱۹۷۰ء

اِس کلاس میں ہر لجنہ کی نمائندگی ضروری ہے

(رقم فرمودہ حضرت سیّدہ مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

انشاء اللہ یکم اگست سے تعلیم القرآن کلاس شروع ہوگی۔ باہر سے آنے والی خواتین اور بچیاں ۳۱ جولائی تک ربوہ پہنچ جائیں۔ اِس وقت تک صرف انیس طالبات کے فارم موصول ہوئے ہیں۔ آپ کی دینی تعلیم کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے یہ انتظام فرمایا ہے۔ اِس لئے ان سب بچیوں کو جو فارغ التحصیل ہیں فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ کوئی لجنہ ایسی نہ رہ جائے جہاں سے ایک یا دو شامل نہ ہوں۔ ہر لجنہ کی نمائندگی ضروری ہے۔

نصاب شائع کیا جا چکا ہے۔ رہائش کا انتظام جامعہ نصرت ہوسٹل میں ہوگا۔ دفتر نے فارم چھپوائے ہیں وہ منگوا کر پُر کرکے بھجوا دیں۔ اگر فارم منگوانے کا وقت نہ ہو تو یہاں آکر ہی فارم پُر کر دیں۔ زیادہ سے زیادہ طالبات کو شامل کرنے کی عہدہ داران کو کوشش کرنی چاہیئے۔ لجنہ کی سالانہ رپورٹ پر نمبر لگاتے ہوئے اِس بات کو بھی مدِّنظر رکھا جائے گا کہ کِس لجنہ سے کتنی طالبات نے شرکت کی ‎÷

خاکسار مریم صدیقہ
صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

قائدین خدام الاحمدیہ متوجہ ہوں

وفا (جولائی) ہمارے سال کا نواں ماہ ہے اِس ماہ کے اختتام پر تمام مجالس خدام الاحمدیہ کی وصولی ¾ بجٹ کے مطابق ہو جانی چاہیئے۔ تمام قائدین خدام الاحمدیہ اپنا اپنا جائزہ لیں اور اگر وصولی تدریجی بجٹ کے مطابق نہیں تو فوری طور پر اس کمی کو دُور کرنے کی کوشش فرمائیں۔ تمام مجالس کو مالی جائزہ بھجوا دیا گیا ہے سال ختم ہونے سے پہلے ۱۰۰ از بجٹ کی وصولی کی کوشش فرماویں ‎÷

(مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

"ایوانِ محمود" ہال خدام الاحمدیہ مرکزیہ

تمام وعدہ کنندگان ایوانِ محمود سے گزارش ہے کہ ہال کی تکمیل آپ کی خصوصی توجہ کی مستحق ہے۔ جن حضرات نے ہال کی تعمیر کے سلسلہ میں وعدہ جات کئے ہیں ان سے درخواست ہے کہ وہ اپنے وعدہ کو جلد ایفاء کرکے خدام الاحمدیہ سے تعاون فرمائیں ‎÷

(مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع

انشاء اللہ ۲۴، ۲۵، ۲۶ اخاء ۱۳۴۹ ہش / اکتوبر ۱۹۷۰ء کو منعقد ہوگا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا آئندہ سالانہ اجتماع انشاء اللہ العزیز ۲۴-۲۵-۲۶ اخاء / اکتوبر (بروز ہفتہ۔ اتوار اور سوموار) ربوہ میں منعقد ہوگا دوستوں کو چاہیئے کہ اس بابرکت اجتماع میں شمولیت کے لئے ابھی سے تیاری شروع فرما دیں ‎÷

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے امسال خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع کی تاریخیں

۱۶-۱۷-۱۸ اخاء ۱۳۴۹ ہش / ۱۶-۱۷-۱۸ اکتوبر ۱۹۷۰ء

منظور فرمائی ہیں۔ تمام قائدین مجالس ابھی سے اس اجتماع میں شمولیت کی تیاری شروع کر دیں اور کوشش کریں کہ ان کی مجلس کے زیادہ سے زیادہ خدام اس بابرکت اجتماع میں شامل ہوں ‎÷

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

اطفال الاحمدیہ کے ضمنی امتحانات

اطفال الاحمدیہ کے سالانہ مرکزی امتحانات (ستارہ اطفال۔ ہلال اطفال۔ قمر اطفال اور بدر اطفال) امسال ۲۹ مئی کو منعقد ہوئے تھے لیکن بہت سے اطفال ان میں شامل نہیں ہو سکے۔ ان اطفال کی سہولت کے لئے اب اطفال کے ضمنی امتحان منعقد ہوں گے جن کی تاریخ ۱۳ ستمبر مقرر کی گئی ہے۔ جو اطفال پہلے امتحان میں شامل نہیں ہو سکے وہ اس ضمنی امتحان میں ضرور شامل ہوں اور ابھی سے تیاری شروع کر دیں۔

قائدینِ مجالس اس سنہری موقع سے فائدہ اٹھائیں۔

(مہتمم اطفال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

تدریجی بجٹ انصار اللہ

۶ ماہ کے گزر جانے کے بعد تمام مجالس کو بجٹ۔ وصولی اور بقایا کا حساب بھجوایا جا رہا ہے۔ جو مجالس کسی وجہ سے اپنا نصف بجٹ پورا نہیں کر سکیں ان کے زعماء کرام سے گزارش ہے کہ وہ مہربانی کرکے اپنے بقایا جات جلد از جلد مرکز میں بھجوا کر عنداللہ ماجور ہوں ‎÷

قائد مال
مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴